9843 ـ نماز ميں امام سے سبقت لے جانا

سوال

ہم نے اپنى مسجد ميں مشاہدہ كيا ہے كہ نماز ميں بعض لوگ امام كى حركت كے ساتھ ہى حركت ميں آجاتے ہيں نہ كہ امام كے بعد، اور بعض اوقات تو امام سے سبقت لے جاتے ہيں، ايسا كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" امام اقتدا اور پيروى كے ليے بنايا گيا ہے، چنانچہ جب وہ تكبير كہے تو تم تكبير كہو، اور اس كے تكبير كہنے سے قبل تكبير مت كہو، اور جب ركوع كرے تو تم ركوع كرو، اور تم اس كے ركوع كرنے سے قبل ركوع مت كرو، اورجب وہ سمع اللہ لمن حمدہ كہے تو تم اللہم ربنا و لك الحمد كہو، اور جب وہ سجدہ كرے تو تم سجدہ كرو، اس سے قبل سجدہ مت كرو، اور جب وہ كھڑے ہو كر نماز ادا كرے تو تم بھى كھڑے ہو كر نماز ادا كرو، اور جب وہ بيٹھ كر نماز ادا كرے تو تم سب بيٹھ كر نماز ادا كرو"

اسے ابو داود نے روايت كيا ہے، اور يہ الفاظ ابو داود كے ہيں، اس كى اصل صحيح بخارى اور صحيح مسلم ميں موجود ہے.

اس حديث سے امام كى متابعت اور پيروى كرنے كا وجوب نكلتا ہے، اور يہ كہ نماز كے سارے اعمال اور حركات و اقوال ميں امام قدوہ ہے، اس ليے اس كى مخالفت كرنا جائز نہيں، اور افضل يہ ہے كہ مقتدى امام كے عمل كے بعد عمل كرے، تو اس طرح مقتدى كا عمل امام كے بعد ہو گا جس كى بنا پر ايك ركن سے دوسرے ركن ميں جانے ميں امام سے مختلف نہيں ہو گا، اس ليے كہ حديث ميں امام اور مقتدى كے اعمال ميں فاء كے ساتھ عطف ہے جو ترتيب اور تعقيب پر دلالت كرتا ہے.

اسى طرح حديث سے يہ بھى نكلتا ہے كہ امام سے سبقت لے جانا حرام ہے اور اگر عمدا اور جان بوجھ كر ايسا كيا جائے تو نماز باطل ہو جائيگى، اور امام سے پيچھے رہنا بھى امام سے سبقت كرنے جيسے ہى جائز نہيں.

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمانا:

" یقینا امام تو اقتدا اور پیروی کے لیے بنایا گیا ہے "

ائتمام اقتدا اور پیروی کو کہتے ہیں، اور پیروی اور متابعت یہ ہے کہ پیروی کرنے والا نہ تو موافقت کرتا ہے اور نہ ہی اس سے سبقت لے جاتا اور آگے بڑھتا ہے، بلکہ اس کے بعد اور پیچھے عمل کرتا ہے.

واللہ تعالی اعلم.